بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہٖ الکریم　　وعلٰی عبدہٖ المسیح الموعود

قومی اسمبلی 1974ء کی بدنامِ زمانہ قرارداد

اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے خلاف ایک کھلی بغاوت

قرآن کریم اور ارشاداتِ نبوی ؐ کا واضح ثبوت

قرآن کریم اور ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُو سے بھی کسی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ جبراً کسی کا مذہب تبدیل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ:۲۵۶) یعنی ’’دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں۔‘‘ اگر جسمانی ایذا رسانی کے ذریعے زبردستی کسی کا مذہب تبدیل کیا گیا ہو جبکہ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ م بِالْاِیْمَانِ (النحل:۱۰۶) دل حسبِ سابق ایمان پر قائم ہو تو ایسا طریق بھی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی تعلیم کے منافی ہے۔ اور زبردستی کسی مسلمان کو غیر مسلم یا ہندو کو مسلم قرار دینا بھی جب کہ اوّل الذکر اِسلام پر شرح صدر رکھتا ہو مؤخر الذکر ہندو مذہب پر۔ تو یہ بھی آیت لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی نافرمانی میں داخل ہوگا۔۔۔۔ اِس کی مزید تائید آیت وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِناً (النساء:۹۴) کر رہی ہے جس کے

معنے یہ ہیں کہ جو تمہیں مسلمانوں کی طرح ''السلام علیکم'' کہے اُسے یہ کہنے کا تمہیں کوئی حق نہیں کہ تُو مؤمن نہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واضح فرمان یہی ہے کہ جو شخص توحیدِ باری تعالیٰ کا اقرار کرے اس پر یہ اِلزام لگانا کہ وہ زبان سے تو اقرار کر رہا ہے مگر دِل سے مُنکر ہے لہٰذا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اپنے حدِّ اختیار سے تجاوز کرنا ہے۔ چنانچہ ذیل کی حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالبداہت اِس امر پر روشنی ڈال رہی ہے:۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں جُہینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح صبح اُن کے چشموں پر ہی اُن کو جالیا۔ مَیں نے اَور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اَور اسے مغلوب کر لیا تو بول اُٹھا لَآ اِلٰہَ اِلّا اللہُ (خُدا کے سوا کوئی معبود نہیں) اِس بات سے میرا انصاری ساتھی اس سے رُک گیا لیکن مَیں نے اس پر نیزے کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اَور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِس بات کا عِلم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اُسامہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلّا اللہُ پڑھ لینے کے باوجود تم نے اُسے قتل کر دیا؟ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ صرف بچاؤ کے لئے (یہ الفاظ) کہہ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بار بار یہ دُہراتے جاتے تھے یہاں تک کہ مَیں نے تمنّا کی کہ کاش آج سے پہلے مَیں مسلمان ہی نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔ اَور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب کہ اس نے لَآ اِلٰہَ اِلّا اللہُ کا اِقرار کر لیا پھر بھی تُو نے اُسے قتل کر دیا؟ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ تُو نے اُس کا دِل چیر کر دیکھا کہ اُس نے دِل سے کہا ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ مَیں تمنّا کرنے لگا کہ کاش مَیں آج مسلمان ہوا ہوتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اُسامہ بن زید الی لحرقات من جھینہ صفحہ 612)

(ملک محمد صفی اللہ خان)